افکار و تاثرات

- خلفائے راشدین اور نظام اسلام
- برطانیہ ذلت کے غاروں میں
- قادیانیوں کی کافرگری
- ٹیلی ویژن اور قول رسولؐ
- ذکری فرقہ
- چکوال کا شرمناک واقعہ

خلفائے راشدین کا قائم کردہ نظام ہی اسلامی نظام ہے

"اسلامی نظام" کا قیام پاکستان بنانے کا اصل مقصد ہے۔ لیکن ابھی تک یہ مقصد نہیں حاصل ہو سکا۔ حالاں کہ جمہور مسلمین جن کی آبادی پچانوے فیصد ہے ہمیشہ اس کے مشتاق رہے۔ اس ناکامی اور محرومی کا اصل سبب یہ ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ملک کے نظم و نسق پر ایسے لوگ حاوی ہو گئے جو "اسلامی نظام" اور اس کے اصول کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ جناب ضیاء الحق صاحب کے برسر اقتدار آنے کے بعد "اسلامی نظام" کے اعلانات بکثرت ہونے لگے۔ اور بظاہر اس سلسلہ میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی۔ مگر منزل مقصود ابھی تک دور اور صحیح راستہ مستور ہے — "پاکستان" کے سواد اعظم کے لئے یہ مسئلہ سخت بے چینی اور اضطراب کا باعث ہے۔ کہ قیام "نظام اسلامی" میں جو چیز پہلے سنگ راہ بنی ہوئی تھی وہ آج بھی موجود ہے۔ آج بھی ملک کے نظم و نسق پر وہی لوگ چھائے ہوئے ہیں جو صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات خلفائے راشدین رضوان علیہم اجمعین کے دشمن ہیں۔ سواد اعظم یعنی اہلسنت کے نزدیک خلفائے راشدین کا قائم کردہ نظام ہی اسلامی نظام اور کتاب و سنّت کی عملی تفسیر ہے۔ اس نمونہ کی پیروی اور مطابقت کے بغیر کسی اسلامی نظام کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمارے اس بنیادی عقیدے کے برعکس مذکورہ بالا افراد نظام خلافت راشدہ کو باطل سمجھتے ہیں۔ اور اس کے شدید مخالف بلکہ دشمن ہیں۔ جس مینارۂ نور کو ہم سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہ ان کے نزدیک معاذ اللہ بالکل غیر معتبر ہے۔ بلکہ درحقیقت قرآن مجید پر بھی ان کا ایمان نہیں ہے کیا ایسے لوگ "اسلامی نظام" قائم کریں گے؟ جسے "ہم اسلامی نظام" کہتے ہیں وہ ان کے نزدیک غیر اسلامی ہے تو کیا وہ اس کی راہ میں رکاوٹیں نہ ڈالیں گے؟ تجربہ اور مشاہدہ بھی بتاتا ہے کہ وہ حسب سابق اب بھی ان کے راستہ میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ پھر ان سے یہ توقع رکھنا کہ یہ اب رکاوٹ نہ ڈالیں گے۔ انتہائی سادہ لوحی اور خود فریبی ہے۔ مخالفین صحابہؓ گروہ کی تعداد ملک میں دو فیصد سے بھی کم ہے مگر وہ ہر اہم محکمہ میں اہم مناصب پر